## سوال

میں نے اپنے خیال میں ایک مسلمان اور صالح شخص سے شادی کی، جوکہ مسلمانوں کے تعاون سے اللہ تعالی کے دین کو بلند کرنے کے لیے نشر اسلام کا اہتمام کرتا تھا۔ چار سال قبل جب ہماری منگنی کے دن تھے تو اس سے میں نے اپنے تعلقات ختم کرنا چاہے اس لیے کہ وہ میرے بارہ میں غلط قسم کے کلمات استعمال کرتا تھا جس سے مجھے تکلیف ہوتی، اور میرے خیالات کو بھی ٹھیس پہنچتی تھی۔ لیکن اس نے وعدہ کیا کہ شادی کے بعد وہ بہت ہی زیادہ نرم دل ہوجائے گا، اور اس وقت اس کی سختی کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ کام نہیں کرتا تھا، اور اس لیے کہ مسلمانوں پر اپنے معاھدوں کے پابندی لازمی ہے اور وہ وعدہ نبھاتے ہیں اس لیے میں نے اس پر بھروسہ کیا اور اس سے شادی کے لیے تیار ہوگئی۔ اور جب سے ہم نے شادی کی ہے اس کا معاملہ اور بڑھ گیا ہے اور وہ مجھے جسمانی طور پر بھی تکلیف دینا شروع ہوگیا ہے، حتی کہ وہ مجھے گھونسے اور مکے مارنے اور میری گردن بھی دبانے لگ گیا ہے۔ بالآخر آٹھ (8) ماہ قبل میرے والدین کو بھی اس معاملے کا علم ہوگیا اب کچھ ہفتوں کے لیے اسے چھوڑ کر اپنے والدین کے گھر چلی گئی ہوں، میرے والدین کہتے ہیں کہ تم اپنے خاوند کو ایک اور موقع دو اس لیے کہ یہ ممکن ہے کہ دوسرے شخص سے شادی کرو وہ اگر اس سے برا نہیں تو ہوسکتا ہے کہ اس جیسا ہی ہو۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ جتنی بھی مطلقہ عورتیں ہیں ان کا چکر یہی ہے کہ ان کے دوسرے خاوند پہلے سے بھی بدتر ہوتے ہیں، میرا خاوند ہمارے ہاں آیا اور معذرت کر کے اس نے قطعی اور پختہ عھد کیا ہے کہ اپنے اسلوب میں تبدیلی لائے گا، اور وہ ہر معاملے میں باریک بینی سے کام لے گا، اور اذیت و تکلیف دینے سے باز رہے گا۔ ہمارے درمیان یہ معاھدہ ہوا کہ میں اس کے پاس آؤں گی تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ وہ حقیقتا بدلا ہے کہ نہیں، اس کے پاس آنے کے بعد بہت ہی تھوڑا عرصہ تو اس کی حالت تبدیل ہوئی، وہ میرے ساتھ غلط قسم کی کلام کرتا اور میرے احساسات کو بھی مجروح کرتا رہا اور قلیل سی جسمانی تکلیف بھی دیتا رہا اور بعض اوقات مجھ پر گھونسے بھی تانے اور تھوڑا سا مارا بھی۔ اس لیے کہ شادی کی ابتداء میں بھی اس کا یہی طریقہ رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ زیادہ تکلیف دینا شروع ہوا، لھذا میں نے دو ماہ کے بعد یہ طے کیا کہ وہ تبدیل نہیں ہوا اور اپنے گھر والوں کو بھی بتا دیا۔۔۔ تو کیا اب میرے لیے طلاق کا مطالبہ جائز ہے؟

## جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

الحمد للہ

ہم اللہ تعالی سے دعاگو ہیں کہ ان مصائب اور مشکلات میں آپ کا تعاون فرمائے، اور آپ کے لیے صابرین جیسا اجر عظیم لکھے بلاشبہ وہ بہت ہی جود و سخا اور کرم کا مالک ہے۔

خاوند کے لیے ضروری ہے کہ اسے علم ہونا چاہیے کہ وہ مسؤل ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں بازپرس ہوگی، اور اللہ تعالی نے بھی اس پر اپنے گھر والوں بیوی بچوں کے ساتھ حسن معاشرت اور احسان کرنا واجب کیا ہے، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(تم سے سب سے اچھا اور بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے اچھا ہو، اور تم میں سے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر میں ہوں) سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1977) شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح الجامع (3314) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور یہ بھی احسان اور حسن معاشرت ہی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو شدید زدکوب نہ کرے اور نہ ہی اس کے چہرے کو قبیح اور بدصورت کہے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اگر وہ یہ کام کرے گا تو اللہ تعالی نے جو اسے امانت دی ہے اس میں زیادتی کر رہا ہے۔

ہم بہت سے لوگوں سے سنتے ہیں کہ اس کے لیے کوئی ایسا کام ملنا مشکل ہے جس سے اسے رزق ملے، اور بعض اوقات اسے مناسب کام تلاش کرتے ہوئے بہت مدت ہوجاتی ہے،

اور ہم بہت سارے لوگوں سے ان کے متعلق سنتے ہیں کہ وہ اپنی عورتوں کو زدکوب کرتے ہیں شائد جوکچھ ان کے ساتھ پیش آرہا ہے وہ ان کی وجہ سے ہے ، اور گویا کہ یہی ان کے منحوس کاموں کولارہی ہیں ۔

تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے اور علم ہونا چاہیے کہ انہیں وہ اللہ تعالی کی اطاعت کرنے اور حرام کاموں سے دور رہنے کے محتاج ہیں ، نہ کہ وہ گناہ کا ارتکاب کرتے رہیں اور اسے اپنے لیے جائز کرلیں ۔

مسلمان کو یہ علم ہونا بھی ضروری ہے کہ اس وقت وہ دار امتحان اور آزمائش میں ہے ، لھذا اسے اپنی زندگی میں پیش آنے والی آزمائشوں پر صبر کا دامن تھامے رکھنا چاہیے ، اور اللہ تعالی کی طرف رجوع کرکے اس سے التجا کرنی چاہیے کہ وہ اس کے مصائب دور کردے ۔

وہ اللہ تعالی ہی پریشانیوں کو دور اور غموں سے نجات دینے والا ہے ، وہ مظلوم کی دعا سننے والا ، وہ اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے اس پر کوئی چھپنے والی چیز بھی نہیں چھپ سکتی ، اور نہ ہی اسے آسمان وزمین میں کوئی چیز عاجز کرسکتی ہے ، شروع اور آخر میں سب حمد وتعریف اسی کے لیے ہے ۔

وہ اللہ سبحانہ وتعالی اکرم الاکرمین ہے ۔ ۔ ۔ بندہ اس کے قریب ہوتا ہے تو وہ اس سے بھی زیادہ تیزی سے بندے کے قریب آتا ہے ، امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالی ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( اللہ تعالی کا فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں ، اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں ، اور اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں ، اگر وہ میرے قریب ایک بالشت ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں ، اور اگر وہ میرے پاس چل کے آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں ) صحیح بخاری حدیث نمبر (6856) صحیح مسلم حدیث نمبر (4832) ۔

سوال کرنے والی بہن آپ کے متعلق گزارش ہے کہ : اللہ تعالی نے آپ کو ایک برے اخلاق کے مالک آدمی کے ساتھ آزمائش میں ڈالا ہے ، جوکچھ سوال میں ذکر کیا گیا ہے اس کی بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ طلاق کا مطالبہ کرسکتی ہیں ( جسے خلع کا نام دیا جاتا ہے ) ۔

اس لیے کہ اس طرح کے لوگوں کے ساتھ زندگی نہیں گزاری جاسکتی ، ہوسکتا ہے اللہ تعالی آپ کو اس کے بدلے میں کوئی بہتر اور اچھا آدمی عطا کردے ، اور اگر اس کے علاوہ کوئی شخص نہ مل سکے اور آپ فتنہ میں پڑنے کا خطرہ محسوس نہ کریں یا پھر حرام کام میں نہ پڑیں تو آپ کا شادی کے بغیر ہی اپنے والدین کے گھر میں باعزت رہنا اس آدمی کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے ۔

لیکن اگر آپ کو یہ خطرہ ہو کہ آپ فتنہ میں مبتلا ہوجائیں گی اور یا پھر حرام کام میں پڑجائیں گی تو پھر اس شخص کے ساتھ ہی رہتے ہوئے دنیا کی اذیت پر صبر کرنا اللہ تعالی کے عذاب سے بہتر ہے ۔

کچھ ایسے اسباب بھی ہیں جن کی بنا پر عورت اپنے خاوند سے خلع حاصل کرسکتی ہے جو اسی ویب سائٹ پر آپ کو سوال نمبر ( 1859 ) میں ملیں گے آپ ان کا بھی مراجعہ کریں ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد